نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عـیـعـہ — قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۴۶ - جلد ۹ — لودیانہ ۱۷ نومبر ۱۸۸۱ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل کی خبروں کا بازار سرد ہوگیا ہی = افواہ ہی کہ روسیوں کی فوج استرآباد تک پہونچ گئی ہی = ایوبخان خراسان میں فوج جمع کر رہا ہی = سلطان روم نے حکم جاری کیا ہی کہ عرب کی نسبت کوئی اخبار کچھ خبر نہ چھاپا کرے = اٹلی کی فوج میں ابزادی کا حکم ہوگیا ہی = فرانس کی فوجوں نے ٹیونس کے کلان شہروں پر قبضہ کر لیا ہی = شاہ ایران روسی قوانین پر عملدرآمد کرنے لگے ہیں = امریکہ میں ایک ایسی توپ ہی کہ جسکا نشانہ ۱۲ میل تک مار کرتا ہی = شاہ برہما کا ایک سفیر حضور ویسرائے کی خدمت میں آنیوالا ہی = سرکار ہند قوم ٹرنسوال پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہی ہی = آیرلنڈ میں فساد بڑھتا جاتا ہی = مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ نے ۱۱۰۰ روپیہ کسولی میں شفاخانہ کی

تعمیر کے لئے دیا ہی = مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ترمیم ہوگئی ہی مگر یکم جنوری ۱۸۸۳ء سے جاری ہوگا = دہلی میں ۳ نومبر کو بتقریب خیر مقدم حضور ویسرائے ہند بڑی دھوم دھام سے ایک جلسہ ہوا = فرانس میں ایک ایسی گھڑی ہی جو علاوہ دن اور تاریخ بتانے کے ۱۴ ماہ تک ایک ہی چابی سے چلتی ہی = اٹلی کا ایک نامی شاعر مرا ہی جسکے جنازہ کے ہمراہ لاکھوں آدمی تھے = پیرس میں اب برقی قوت سے کھانا پکایا جاتا ہی = جنرل رابرٹس صاحب فاتح افغانستان جرمن سے ہوکر لنڈن میں آ پہونچے = کلکتہ میں ۳۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے مہاراجہ بڑودہ کے واسطے ایک جلوسی گاڑی تیار ہو رہی ہی = امرتسر میں جب سے بیماری شروع ہوئی ہی دس ہزار آدمی مرچکے ہیں - مہاراجہ صاحب جیپور نے ریلوے اسٹیشن سے شہر تک گیس کی روشنی حضور ویسرائے کی آمد کیواسطے کرنے کو نل لگائے ہیں = گورنمنٹ ہند نے مہاراجہ الور کا

استحقاق تسلیم کیا اب انکو تمغہ ستارہ ہند کا عطا ہونے والا ہی = امریکہ میں ہر سال تین کروڑ دانت کارخانوں سے فروخت ہوتے ہیں جنپر ۱۰ لاکھ روپیہ کا سونا اور ۴۰ ہزار روپیہ کی چاندی چڑھتی ہی = ملتان کے اہل ہنود نے سرکاری فیصلہ کو منظور کرلیا ہی = الہ آباد میں جن مسلمانوں نے عیسائیوں کو وعظ کرتے ہوئے ستایا تھا انپر ۵۰ روپیہ فی نفر جرمانہ ہوا = عبد القدوس خان کو ہرات کی حکومت ملگئی ہی اور وہ سلامت روی کے ساتھ حکومت کر رہا ہی = مہاراجہ صاحب دھولپور نے شملہ میں ایک زمین کا ٹکڑا ۲۵ ہزار روپیہ کو خرید کیا ہی = میسور کے مہاراجہ صاحب نے اپنی ریاست میں پارلیمنٹ شروع کردی ہی = انگلستان میں ۶ لاکھ عورتیں مردوں سے زیادہ ہیں = ڈیرہ غازیخان میں بیماری بکثرت ہی = زار روس ہرات تک ریل بنانا چاہتے ہیں = چین والے چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں انہوں کی تجارت

نورافشاں

—— آجکل سارے علمائے ہند میں کوئی عالم ڈاکٹر راج اینندر لال متر اصاحب متوطن کلکتہ سے افضل نہوگا۔ سنسکرت زبان میں کامل ہوکر ہندو شاستروں سے پوری واقفیت رکھتے ہیں اور نیز انگریزی زبان اور دیگر علوم میں بھی کامل ہیں۔ مدت سے انکی تصنیفات بڑے درجہ کے ریویو اخبارات میں شایع ہوتی رہیں۔ یہہ تصنیفات سال حال میں دو کلاں جلدوں میں شہر کلکتہ میں جمع ہوکر شایع کی گئی ہیں۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ان کتابوں کا ریویو شایع ہوا ہی۔ جنمیں سے دو یا تین باتیں بطور مختصر ہدیہ ناظرین کیجاتی ہیں +

اول ڈاکٹر متر اصاحب نے بڑی جد و جہد کرکے پہلے یورپ کے عالموں کی راے کو کہ اہل ہنود نے سنگ تراشی و پختہ عمارت بنانے کی حکمت یونانیوں سے حاصل کی تھی اچھی طرحسے رد کیا۔ اسبات کے ثبوت میں نصرف پُرانی لغات و دیگر کتابوں سے دلایل پیش کرتے ہیں مگر اُس عمارت کو جو سکندر شاہ یونان کے ہند میں آنیکے بہت عرصہ پیشتر بنائی گئیں حوالہ دیتے ہیں۔ یوں ثابت ہوگیا کہ اہل آریہ نے خود اس حکمت میں بہت ترقی کی تھی +

دوسری ایک بات کتاب مذکورہ بالا سے ثبوت تک پہونچی جو اہل ہنود کو ناگوار معلوم ہوگی اور وہ بات یہہ ہی کہ برہمن اور اہل آریہ تا وقتیکہ اسوکا بادشاہ ہوا گائے بیلوں کو نصرف جگ یعنی قربانی میں چڑھاتے تھے بلکہ اُنکے گوشت کو بھی برابر کھاتے تھے شاستر مسمیٰ تائی تارایہ برہمنان اور اتیہ رایا برہمنان میں مفصل طور سے بیان ہی کہ گائی بیلوں کے جگ کے سب ٹکڑوں سے کیا کرنا چاہئے اور نیز یہہ کہ برہمنوں کے کھانے کے لئے کون کون لذت دار ٹکڑے مقرر ہوئے تھے اُن شاستروں میں لکھا ہی کہ شاعر والمیک نے بموجب احکام شاستر واسطے مہمانی رشی سٹ کے ذبح بچھڑے کو ذبح کیا اور پھر سٹ مذکورہ کے معتقیں تحریر ہی کہ اُسنے واسطے وسوامتر اور دیگر رشیوں کے لئے ایسے طور سے اُنکی مہمانی کی کہ گایوں کو ذبح کرنا اور انکا گوشت کھانیکی ممانعت بدہا کی تعلیم سے ہوتی تھی اور بعد اُسکے برہمنوں نے اس تعلیم کو اپنے شاستروں میں درج کیا اور اُسوقت سے یہہ رواج چلا آیا ہی +

پس غور کا مقام ہی کہ گائی کشی دین ہنود کے مطابق روا ہی اور وہ جاہل لوگ جو آجکل اُسکے بارے میں تکرار کرنے ہیں نہیں جانتے ہیں کہ وے سب پاک رشی جانکی تعظیم کیجاتی ہی اور نیز کل آریہ لوگ کہ جنکی نسل آجکل کے برہمن و کھتری اور ویش ہیں گائی کشی کرتے اور انکا گوشت کھاتے تھے +

دوسرا امر غور کے لائق یہہ ہی کہ آریہ لوگ گائے بیل کی قربانی کرتے تھے اور یوں اس پاک ریت پر عمل کرتے تھے جسکا بیان بائبل میں ہوتا ہی اور جسکا مطلب انجیل میں ظاہر ہی کہ بن خون بہائے گناہ معاف نہیں ہوتا ہی یعنی وہ ریت قربانی جو ہمارے خداوند مسیح کی قربانی کا مقرر نشان تھا کہ اُس ہی کی قربانی سے گنہگاروں کے لئے ایک پورا اور کامل جگ ہوا۔ جو کہ دنیا کے لئے کفارہ ٹھہرا۔ اس کتاب کے پڑھنے سے بہت لوگونکو روشنی ملیگی اور انکو فایدہ پہونچیگا +

—— شہر خیروان واقع ٹیونس پر فرانس کی فوج نے قبضہ کر لیا ہی۔ بارہ سو برس سے چند مسافروں کے سوا کوئی عیسائی شہر مذکور میں جانے نہ پاتا تھا مگر فرانس کا جھنڈا اُسکی پاک عمارت پر جالگا اور باشندگان شہر اُس سے کچھ زیادہ ناراض بھی نہیں ہیں اسطرح سے دنیا میں سلطنتوں کی حالت تبدیل ہوتی جاتی ہی +

—— ۱ اکتوبر میں کرنل الکٹ صاحب ماتحت تھیوسوفیکل سوسائٹی کے مقام منبی دہلی واقع دکھن میں تشریف لیگئے اور اہل ہنود نے بڑی دھوم دھام سے انکو قبول کیا۔ صاحب موصوف نے تحریر کرکے فرمایا کہ میں اور میرا گروہ ملاد اُسکی بدہ مذہب سے قایل ہیں اور سچائی ڈھونڈھتے ہیں اہل ہنود انکی یہہ نصیحت سنکر بہت خوش ہوئے۔ دنیا کے لوگ تعجب کر رہے ہیں کہ اہل ہنود کیوں انکو اپنا گرو اور اُستاد بنارہے ہیں۔ اور ایک صاحب کو جو خود کو ایک عورت کا نایب قرار دیتے ہیں اپنے کسی بزرگ پنڈت کیطرح کیوں سلوک کرتے ہیں۔ گمان غالب ہی کہ صاحب موصوف کی وہ فضیلتیں کہ جنسے انکی شہرت ہوتی ہی سو یہہ ہیں اول یہہ کہ وہ دین عیسوی کا مخالف ہی۔ اور دوم وہ دین بدہ کی تعریف کرتے ہیں +

ایک شخص نے صاحب کا شکریہ ادا کرکے کہا کہ یقین ہی کہ انکی کوشش سے ہند کو بہت فایدہ پہونچیگا مگر سوال لازم آتا ہی کہ کیا فایدہ۔ کیا اہل ہند کو دو ہزار برس گذرے کی جہالت میں قایم کرنا موجب فایدہ کا ہوسکتا ہی۔ کیا اہل ہند کو بیدینی میں گرفتار کروانا فایدہ کا باعث ہوسکتا ہی۔ کیا ہند کی ترقی اور تہذیب میں خلل ڈالنے سے ہند کو پسند آویگا۔ ہاں برہمن ایسے کام سے خوش ہوں مگر ہمکو یقین نہیں کہ تعلیم یافتہ لوگ اسکو پسند کریں۔ اگر کریں تو یہہ مثال ٹھیک آویگی کہ جنکو دیوتے ہلاک کرنا چاہتے تو پہلے انکو دیوانے بناتے ہیں +

بقیہ تم مسیح کے حقمیں کیا گمان کرتے ہو

تیسرا باب

اسبات کے بیانمیں کہ قدیم کلیسیا کا مسیح کی نسبت کیا گمان ہی

لیکن سوائے اُن کے جنہوں نے اپنے نوشتوں کے ذریعہ سے کلیسیا اور دنیا کو منور کیا ایک اور قسم کے گواہ ہیں جنکی شہادت سُننی چاہیے - اب سنئیے شہیدوں کی عالیشان فوج اس مضمون پر کیا گواہی دیتی ہی اے ناظرینو اُن میں سے بعضوں کے مرنے کے وقت کی چیخوں کو سنئیے جنہوں نے خوشی سے مسیح کی خاطر اپنا خون بہایا جب فیلکس افریقہ کے بشپ کی نسبت موت کا فتوی صادر ہوا اُسنے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھا کر اس طرح دعا مانگی - اے آسمان اور زمین کے خداوند خدا عیسی مسیح تیرے آگے میں اپنی گردن قربان کے لئے جھکاتا ہوں اے تو جو ہمیشہ تک قایم ہی جسکا جلال اور شوکت دنیا کے انجام تک ہی آمین تھیوڈولس باشندہ انیسرا جب تکلیف اُٹھانے پر تھا چلایا اے خداوند عیسی مسیح تو آسمان اور زمین کا خالق ہی تو اُن کو جو اپنا توکل تجھ پر رکھنے میں نہیں بھول جاتا میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے مجھکو اپنے آسمانی شہر کی باشندگی کے لایق ٹھہرایا اور اپنی بادشاہت میں حصہ دیا - جب کہ پولیبس کا جسم شکنجہ میں پارہ پارہ کیا جاتا تھا حاکم نے اس سے التجا کی کہ مسیح کا انکار کرے اور اُس سے کہا اے کم بخت آدمی بتوں کی پرستش کر اور تو بچ جائیگا - پولیبس نے کہا میں باپ بیٹے اور روح القدس کی پرستش کرتا ہوں میں پاک تثلیث کی پرستش کرتا ہوں جسکے سوا کوئی خدا نہیں تباہ ہوں وہ معبود جنہوں نے آسمان اور زمین کو نہیں بنایا میں عیسائی ہوں اُس صوبہ دار نے کہا تو قربانی چڑھا (بتوں کے سامھنے) اور تو مخلصی پائیگا پولیبس نے جواب دیا میں صرف مسیح اپنے خدا کے آگے اپنے تئیں قربان کرتا ہوں - فرصت نہیں ہی کہ ہم سب شہیدوں کا نام لیکر ذکر کریں اس جگہہ اتنا ہی کافی ہوگا کہ ایک فہرست اُن سرگرم باتوں کی جو اُن پاک شہیدوں کے لبوں سے جب مسیح کی خاطر تکلیف اُٹھارہے تھے نکلیں درج کریں - یعنے اے مسیح ابن اللہ اپنے بندے کو نجات دے - اے خداوند عیسی مسیح تو ہماری اُمید ہی تیری بندگی کرتے ہیں - اے نہایت ہی پاک خدا - اے اعلی خدا - اے قادر مطلق خدا - اے مسیح مجھے پریشان نہ ہونے دے - اے مسیح میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں میری سُن - اے میرے خدا میں تیرا شکر کرتا ہوں +

پس ہر ایک طالب حق پر یہہ نتیجہ صاف ظاہر ہی کہ گذشتہ میں کلیسیا تمام عیسائی ملکوں میں خداوند عیسی مسیح کے حقیقی اُلوہیت کے مسئلے کو پُریقین اور دل سے مانتی تھی پس اگر یہہ مسئلہ ایک بدعت تھا تو ہمیں اُسکے اجرا کے لئے اُس سے قدیم زمانے میں ڈھونڈھنا چاہیے -

یوحنا رسول نے قریب سنہ ۱۰۰ع میں وفات پائی پس ہمین اُس سال کے جسکا ذکر ہمنے کیا اور رسولوں کے زمانے کے ختم ہونے تک ۱۵۰ برس کا زمانہ رہا اب سوال یہہ ہی کیا کوئی ثابت کر سکتا ہی کہ یہہ مسئلہ اُس عرصہ میں کسی وقت جاری ہوا اور کلیسیا پہلے اُس سے ناواقف تھی +

بڑی خوشی کی بات ہی کہ سوال مذکورہ کا کافی جواب ہمارے پاس ہی اے ناظرین ہماری التجا ہی کہ زمانے کی دھار کے اوپر کو ہمارے ساتھ ایک سو برس کا سفر اختیار کیجئے اب ہم یوحنا کی موت کے پچاس برس پیچھے کے زمانہ تک پہنچ جاینگے اُس زمانے میں ایک نہایت ہی مشہور عیسائی ٹیشئین نامے ہوا اُس نے ایک کتاب ڈائٹیسرن نامے تصنیف کی جو چاروں+ انجیلوں کے اتحاد کے بیان میں تھی اُس کے تصنیف کے بقیوں میں سے جو ہمیں ملے ایک فقرہ اُسکے مباحثوں میں سے جو یونانیوں سے ہوا ذیل میں درج ہی - اے یونانیو ہم کچھ بیوقوف نہیں نہ تمسے ٹھٹھا کرتے ہیں جب ہم کہتے ہیں کہ خدا آدمی کی شکل میں ہوا +

ٹیشئین کے زمانے میں کئی دلکش گیت عیسائیوں کی عبادت میں مستعمل تھے اُن میں سے ایک یعنے گلوریا ان اکسلسس عمدہ خوبی و فضیلت رکھتا ہی اور ابتک بھی عشائے ربانی کے وقت بہت گرجوں میں گایا جاتا ہی قدیم عیسائیوں میں یہہ تعریف کا گیت تھا جو صبح کے وقت گایا جاتا تھا ہر روز پو پھٹنے کے وقت مسیح کے یہہ قدیم پیرو ان مقدس فقروں کو گایا کرتے تھے - اے ناظرینو ان فقروں کو سنو - کاش کہ وہ مقدس آگ جو اُن جانسوز لہجوں میں جلتی تھی تمہارے دل میں اثر کرے - باپ کی تعریف کے ادا کرنے کے بعد دوسرے شعر میں ابن اللہ سے اسطرح دعا مانگی جاتی تھی - اے خداوند اکلوتے بیٹے عیسی مسیح اے خداوند خدا خدا کے برے باپ کے بیٹے جو جہان کے گناہ اُٹھا لیجاتا ہی ہم پر رحم کر کیونکہ صرف تو ہی پاک ہی صرف تو ہی خداوند ہی اے خدا مسیح صرف تو ہی روح القدس کے ساتھ خدا باپ کے جلال میں نہایت ہی اعلی ہی +

+ نوٹ اس بیان سے ثابت ہی کہ چاروں انجیلیں کس زمانے میں موجود تھیں -

ہر ایک شام کو بھی ان قدیم عیسائیوں نے تعریف کے
ایک او گیت سے دن کے فرائض ختم کئے وہ اس
زمانے میں بہ نسبت پہلے کے کم معروف ہو مگر اس
کی سچائی کی شہادت کے لئے جسے ہم قایم کر رہے
ہیں یعنے قدیم عیسائی عیسیٰ کو خدا مانتے تھے اور اسکی
الٰہی تعظیم کرتے تھے ویسی ہی قدر رکھتا ہے +

مبارک نور سیحا اے خداوند — سب جلوہ تجھی سے نکلتا ہے
اور ابدی باپ کی دولت و روح القدس کا — شام ہوتی جاتی سورج ڈھلتا ہے
اب رات کے نور آسمانیں ظاہر ہونگے — وے تیرا جلوہ بھی دکھاتے ہیں
باپ بیٹا روح القدس واحد یہوواہ — ہم تیری حمد و ثنا گاتے ہیں
آسمان زمین کی ساری مخلوقات پر — اے رب کے بیٹے تو ہی خالق ہے
تیرے جلال میں سارا عالم کہے — اے عیسیٰ تو سب حمد کے لائق ہے

یقیناً ان دلسوز باتوں سے کچھ شک نہ رہا کہ قدیم کلیسیا
کا اپنے پیشوا مسیح کے حق میں کیا گمان تھا +

باقی آئندہ

مسیحی عقیدہ نمبر ۹

آسمان پر چڑھ گیا

مسیح کی سرفرازی کا دوسرا حصہ اُسکا صعود یا آسمان پر
چڑھ جانا ہے مرقس کی انجیل کے سولویں باب اور ۱۹
ویں آیت میں یہہ ماجرا یوں مرقوم ہوا ہے خداوند آسمان پر
اُٹھایا گیا لوقا نے اپنی انجیل کے ۲۴ باب کی آیتہ
میں یوں تحریر کیا تب وہ اُنہیں وہاں سے باہر بیت عنیا
تک لیگیا اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی
اور ایسا ہوا کہ جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا
اُنسے جُدا ہوا اور آسمان پر اُٹھایا گیا اُسکے صعود کا
مفصل بیان اعمال کے باب یکم میں ہوا وہاں مسیح کے
شاگردوں کے ساتھ آخری گفتگو کے بیان کے بعد
یہہ لکھا ہے وہ یہہ کہکر اُن کے دیکھتے ہوئے اوپر
اُٹھایا گیا اور بدلی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپا
لیا اور اُسکے جاتے ہوئے جب وے آسمان کیطرف
تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُنکے پاس
کھڑے تھے اور کہنے لگے اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے
آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے
آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اسیطرح جسطرح تمنے اُسے آسمان کیطرف
جاتے دیکھا پھر آویگا بیانات مرقومہ سے مندرجہ ذیل باتونکا
ثبوت نکلا +

(۱) مسیح کا صعود اُسکی کُل شخصیت کا تھا یعنی خداوند یسوع
مسیح خدا کے مجسم خدا کا بیٹا صاف حقیقی جسم اور عقل و روح
کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا +

(۲) مسیح کا صعود بر ملا ہوا شاگردوں نے کل ماجرا
دیکھا اُنہوں نے دیکھا کہ مسیح زمین سے آہستہ آہستہ
اوپر اُٹھایا گیا یہانتک کہ بدلی نے اُنکی نظروں سے
چھپا لیا +

(۳) صعود مسیح کا صرف نقل مکان تھا یعنی زمین سے
آسمان پر اُٹھایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ آسمان ایک
مکان ہے خلقت کے کونسے حصہ میں یہہ مکان ہے یہہ ہمیں
بتا نہیں سکتا لیکن بائبل کی تعلیم سے مصرح ہے کہ یہہ ایک
مکان ہے محدود جہاں خدا کا حضور اور جلال کا خاص طور پر
ظہور ہے اور جہاں خدا کے فرشتے جو غیر محدود نہیں ہیں
اور مقدسوں کی ارواح موجود ہیں ہم اقرار کرتے ہیں کہ
بائبل میں لفظ آسمان اور معنی میں بھی مستعمل ہوا مثلاً سب سے
نیچے کا آسمان جہاں چڑیاں اڑتی بادل پھرتے یا جہاں سے
پانی برستا ہے پولار کے اُس حصہ کو بھی آسمان کہا گیا ہے
جسمیں سیارے اور ستارے چمک رہے ہیں بائبل
میں ان ستاروں کو آسمانی فوج کہا گیا ہے تیسرے
آسمان کے معنے وہ روحانی حالت ہے جسمیں ایماندار
مسیح پر ایمان لانے سے داخل ہوا کرتے ہیں اس معنی
میں لفظ آسمان خدا کی بادشاہت کا مساوی ہے افسیوں
کے خط کے ۲ باب کی ۶ میں یوں مرقوم ہوا اُسنے ہمکو
اُسکے ساتھ اُٹھایا اور آسمانی مکانوں پر بیٹھایا اور فلپیوں
کے ۳ باب کی ۲۰ میں تحریر ہوا ہماری مملکت آسمان پر
ہے اور سب سے پچھلے معنی میں مرقوم ہوا کہ مسیح آسمان پر
چڑھ گیا آسمان اُسی جگہہ کا نام ہے جہاں خدا بستا ہے
اور جہاں اُسکے فرشتے اور مقدسوں کی ارواح اکٹھی
ہیں جہاں سے خداوند یسوع مسیح آیا تھا اور پھر لوٹ گیا
اُسنے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ میں تمہارے لئے
ایک مکان طیار کرنے کے لئے جاتا ہوں یہی معنے
اس لفظ کے ہیں جب ہم خدا کو کہتے ہیں کہ ہمارا باپ
جو آسمان پر ہے یا آسمان خدا کا تخت ہے اسکی ہیکل ہے
اُسکے رہنے کی جگہہ ہے اگر مسیح کے صعود کا بدن حقیقی
بدن ہے تو ضرور اُسکے لئے ایک محدود جگہہ کی حاجت
ہے اور جہاں مسیح کا بدن ہے وہی عیسائیوں کا آسمان ہے +
لیکن سارے عیسائی لوگ صعود کی اس تشریح کو قبول
نہیں کرتے مثلاً لوتھرن کلیسیا سمجھتی ہے کہ مسیح کا صعود
نقل مکان نہیں ہے بلکہ حالت کی تبدیلی ہے اور اس صعود
میں صرف مسیح کی انسانیت شریک ہے خداوند کی انسانی
ذات اگرچہ جی اُٹھنے کے پیشتر الوہیت کی صفات
کے ساتھ موصوف تھی تو بھی اُس سے صفات مذکورہ
ظہور میں نہیں آتی تھیں صعود کے وسیلے سے مسیح
صفات مذکورہ کے استعمال کرنے میں داخل ہوا اُسکی
انسانیت کو جو محدود تھی غیر محدود صفات حاصل ہیں میں

تاکہ اُنکے وسیلہ سے وہ قادر مطلق ہمہ دان اور سب جگہہ حاضر ہو گیا آسمان ہی یوبلار کا نام جسمیں وہ داخل ہوا لوتھر صاحب کی تقریر یہہ ہی خدا کا دہنا ہاتھ ہر جگہہ ہیں ہی بائبل کہتی ہی کہ مسیح خدا کے دہنے ہاتھ پر جا بیٹھا اسلئے مسیح کا بدن ہر جگہہ ہی اور بعد لوتھر صاحب کے لوتھرن کلیسیا کے معلموں نے یوں بیان کیا ہی کہ مسیح ہر جگہہ موجود ہی علم اور قدرت کے ذریعہ سے جیسے خدا موجود ہی کیونکہ کوئی چیز کسی جگہہ میں اپنا اثر نہیں کھلا سکتی جبتک وہ خود وہاں موجود نہو اسلئے اگر ہم قبول کریں کہ مسیح علم اور قدرت سے ہر جگہہ اثر کرتا ہی تو ہمیں یہہ بھی مان لینا ضرور ہوگا کہ وہ ہر جگہہ موجود ہی +

باقی آئندہ

منقولات

روس نچلا نہیں بیٹھنے کا

بھلا یہہ حضرت ایسے ہیں کہ نچلے بیٹھیں۔ ادھر خان مرو سے سُنتے ہیں کہ توپوں کے لینے کا سوال ہی کہ وہ کبھی ہر نہ ہلا سکے ادھر شاہ بخارا کی علالت کے سبب منصوبے گھڑے جاتے ہیں کہ بخارا کو لے لینا مناسب ہی بخارا پر وہ آج کیا کبھی کا قبضہ کر چکے ہوتے مگر شاہان یورپ کی شرم کے سبب اُسکو برائے نام بادشاہ بنا رکھا ہی جو خوشامدیں کرتا کرتا تھکا جاتا ہی اور اسمیں شک نہیں کہ جسدن شاہ بخارا کی آنکھیں مدین اوسدن بخارا روسی فوج کی پناہ میں ہوگا اگر یہہ کہا جاوے کہ کونسی علت قایم کرکے اُسپر قبضہ کرینگے تو یہی جواب کافی ہوگا کہ ع خوئے بد را بہانہ بسیار۔ حاکم محکوم پر علت جھکی بجاتے ہیں قایم کرسکتا ہی یہہ تو ہم تسلیم کرینگے کہ اول اول جب روسی جنوب کی طرف اُترے تھے تو شاہ بخارا جان توڑ کر کئی بار لڑے تھے مگر روس کی جرار فوج کے سامنے کب عہدہ برآ ہو سکتے تھے لیکن اب انکو حالت ضعف میں مناسب تھا کہ وہ اپنے ہمسایہ بادشاہوں سے ارتباط واتحاد بڑھاتے کل کو روس اُنکے سامنے یا اُنکے بعد اگر کوئی ناانصافی پر کمر باندھتا تو وہ چار اُسکو روکتے اور کہتے کہ انصاف کے خلاف نکرنا چاہئے مگر شاہ بخارا تو جب سے لڑائیاں ہار کر گھر بیٹھے صم بکم ہو گئے جس چپ نے اب یہہ معاملات دکھا رکھے ہیں کہ روسی ایسے ایسے فضول خیالات اُنکی بیماری میں کر رہے ہیں جو درحقیقت نازیبا ہیں خان مرو یاد رکھے کہ روس کے جب ہی تک پچکارے تھی جب تک کہ اُسکا مطلب نہ نکلا تھا اب اُسکا مطلب نکل گیا اب تو ہیں کیا اگر روس ہتھیار تک بھی مانگیں گے تو دینے پڑینگے کیونکہ اُسکا وہ دورہ ہی جو اپنی جبلت سے کبھی باز نہیں آسکتا نہیں ہمکو بتانا چاہئے کہ روس نے کسکے ساتھ بدعہدی نہیں کی خیر یہہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا ہمکو ہر دفعہ یہی سوچنا چاہئے کہ ایک ہم ہیں کہ اپنی ضروری سرحد سے بھی دست بردار ہوتے نظر آتے ہیں اور روس وسط ایشیا میں ترقی کے ڈنکے بجا رہا ہی اور کوئی اُسکو نہیں روک سکتا اور وہ رُکے کیونکر +

گو لبرل پارٹی کی یہہ پالیسی ایک ڈھنگ بتاتی ہی کہ ہم پہلے سے ہوئے تو یہ کیوں کریں جسدن کوئی سر آجاویگا بھگت لینگے لیکن یہہ پالیسی دوراندیشی کی دھجیاں اُڑا رہی ہی اسوقت سے وہ بند و بست عمدہ نہو سکیگا جو اب آہستہ آہستہ ہو سکتا ہی۔ مگر منشا تو یہہ ہی کہ ہم تو قندھار کو بھی بغل میں دابکر دے چکے ہیں کچھ تھوڑے سرحدی مقامات باقی تھے اونکو بھی چھوڑ چھاڑ کر آبیٹھے۔ افسوس۔ ہمکو سوچنا چاہئے اور اس چال چلنا چاہئے جو دنیا چل رہی ہی اور اس نئی انوکھی چال سے فواید کے سرمایہ کو سوں دور ہیں +

ہمنے یہہ سمجھا ہی کہ عبدالرحمان ہمارا ہی گویا افغانستان ہمارا غلام کیا غلام ہو گیا مگر عملی طور پر کارروائی نہیں ہوئی جسدن ہو گئی اُسیدن جانینگے اب تو وہ ہمارے دوستوں کو رنجیدہ کر رہا ہی جیسے کہ ولی شیر علی کو +

(از انجمن پنجاب)

مراسلات

مضمون یسوع کو دیکھتے رہو کا بقیہ

"صرف یسوع کو"۔ اور نہ چند روزہ برکتوں کو جو کہ ہمکو ملتی ہیں کیونکہ اگر ہم پہلے اُن برکتوں کی طرف دیکھیں تو خطرہ ہی کہ وہ ہمکو اُسکی طرف سے دور کر دینگے جو کہ اُنکا دینیوالا ہی۔ لیکن اگر ہم پہلے مسیح کیطرف دیکھیں تو یہہ سب گویا اُسکی طرف سے حاصل کرتے ہیں اور اُنکا فایدہ ہزار گنا ہو جاتا ہی کیونکہ اُسکے ساتھ اور اُسکی بزرگی اور جلال کی خاطر انکا استعمال کرتے ہیں +

"صرف یسوع کو" اور نہ اپنی طاقت کو کیونکہ صرف اپنی طاقت سے ہم اپنا جلال ظاہر کر سکتے ہیں۔ خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے ہمکو خدا کی طاقت کی ضرورت ہی "صرف یسوع کو" اور نہ اپنی کمزوری کو۔ کیونکہ اپنی کمزوری پر رونے سے ہم کوئی طاقت ور نہیں ہو سکتے لیکن اگر ہم مسیح کی طرف دیکھیں تو اُسکی طاقت۔ ہماری زور ہوگی اور ہم حمد کے گیت خوشی سے گاینگے +

"صرف یسوع کو" اور نہ اپنے گناہوں کو کیونکہ گناہوں کا

خیال ہوسکتا ہے مسیح کا خیال زندگی کا باعث ہے۔ جیسا کہ اسرائیلی اپنے زخموں پر نہیں پر پیتل کے بنائے ہوئے سانپ کی طرف دیکھنے سے راضی ہوتے تھے ویسا ہی اب بھی ہے کہ لوگ اپنے گناہوں کے زخموں کو دیکھنے سے نہیں بلکہ مسیح مصلوب کیطرف نظر کرنے سے راضی ہوسکتے ہیں +

صرف یسوع کو" اور نہ خدا کی شریعت کو۔ کیونکہ شریعت حکم تو دیتی ہے پر وہ طاقت کہ جس سے شریعت پر عمل ہو کہاں سے آئے شریعت دوزخ کا حکم تو دیتی ہے پر نجات کرنا نہیں جانتی۔ شریعت کے تحت میں ہونا گویا قفس کے پیچھے باہر ہونا ہے۔ جتنا ہم شریعت پر عمل کرنے کو اپنی نجات کا طریقہ بتاتے ہیں اتنا ہی ہم اپنا آرام طاقت اور خوشی کھو دیتے ہیں کیونکہ ہم اسبات کو بھول جاتے ہیں کہ مسیح ہر ایماندار کو راستباز کرنے کے لئے شریعت کا مدعا ہے۔ شریعت تو ہمکو اسبات پر مجبور کرتی ہے کہ صرف مسیح سے نجات لیلیں۔ کیونکہ اُس ہی سے ہمکو عمل کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے اور ایک ایسی تابعداری جو کہ ہمارے سارے دل اور سب سے پوشیدہ خیالات طلب کرتی ہے جس سے شریعت آگے کو مصیبت نہیں پر ایک ہلکا جوا معلوم ہوتی ہے اور ایک ایسی تابعداری جو کہ ہمکو مجبور کرتی ہے کہ محبت سے ہم اُسکے احکام بجالاویں ہاں ایسی تابعداری ہمکو مسیح ہی سے حاصل ہوتی ہے +

صرف یسوع کو" اور نہ اُن بخششوں کو جو کہ ہم اُسکے ہاتھ سے پانے پا چکے ہیں اُسکی گذشتہ بخششیں تو گزر ہی گئیں۔ اور اب آئندہ سوچنا بیفایدہ ہے۔ آجکی تو اُسکی رحمت سے کام کے لئے نہ غور کرنے کے لئے دیجاتی ہیں چاہئے کہ ہم اُنسے اپنے آپکو مشغول خیال نکرلیں بلکہ اپنی غریبی میں اُنکا استعمال کرکے مسیح کی طرف دیکھتے رہیں +

صرف یسوع کو" اور نہ اُس کام کو جو کہ ہم اُسکے واسطے کر رہے ہیں۔ ہمارے کام کا خیال ہمکو مسیح سے دور کر دیتا ہے اور تب ہمارے ہاتھ پُر پر ہمارے دل خالی ہو جاتے ہیں لیکن اگر ہم یسوع کی طرف دیکھتے رہیں تو ہم اپنے کام کو بھی بھول نہیں سکتے جس حال کہ ہمارے دل اُسکی خدمت میں مشغول ہوں +

صرف یسوع کو" اور نہ اپنی کوششوں کی ظاہری کامیابی کو کیونکہ ظاہری کامیابی حقیقی کامیابی کا نمونہ نہیں ہے علاوہ ازیں خدا نے ہمکو کامیابی کا حکم نہیں دیا پر صرف محنت کا۔ ہمارا کام اچھا بیج بونا ہے خدا خود پھل حاصل کریگا اگر آج نہیں تو کل سہی اگر ہمارے لئے نہیں تو اور کسی کے لئے سہی۔ اگر کامیابی بھی ہمکو نصیب ہو تو فخر سے اُسپر دیکھنا نہیں چاہئے کیونکہ اول تو ہم ایسا کرنے سے شاید کچھ جلال اپنی طرف منسوب کرنا چاہتے ہیں دوم اگر ہماری کامیابی میں نا اُمیدی ہو تو ہم ٹھیک اُسیوقت جبکہ دوگنی سرگرمی سے کام کرنا ضروری ہو رک جاتے ہیں اپنی کامیابی پر نظر کرنا گویا دیکھکے چلنا ہے پر تمام نا اُمیدیوں اور ناکامیابیوں میں مسیح کی طرف دیکھنا گویا ایمان سے چلنا ہے +

صرف یسوع کو" اور نہ اُس غم کو جو گناہ کے سبب ہم کرتے ہیں یا بیکسی کو جو کہ وہ ہمارے دل میں پیدا کرتا ہے۔ اگر ہم اسقدر عاجز ہو جائیں کہ آگے کو ہم اپنے آپ میں خوش نہ ہوں یا وہ ہمکو گرادے ایسا کہ ہم یسوع کی طرف دیکھیں کہ وہ ہمکو بچا دے اور خلاصی بخشے تو اتنا ہی بس ہے۔ اور مسیح کی طرف دیکھتے رہنا ہی سب وسیلوں سے بڑھکر گناہ کا افسوس ہمارے دلمیں پیدا کرسکتا ہے اور ہمارے غرور اور شیخی کو دبا سکتا ہے +

صرف یسوع کو" اور نہ اپنی خوشی کی زندہ دلی کو یا اپنی محبت کے جوش کو۔ ورنہ اگر ہماری خوشی جاتی رہے اور ہماری محبت سرد ہو جائے یا بسبب ہماری بے پروائی کے یا ہمارے ایمان کی آزمایش کے تو ہم خیال کرینگے کہ ہماری طاقت جاتی رہی اور نا اُمیدی اور مردہ دلی ہمپر حملہ کریگی۔ کاش کہ ہم ہمیشہ یہہ یاد رکھیں کہ اگر ہم میں کوئی مذہبی جوش یا خیال نہیں ہے تو ایمان اور اُسکی طاقت تو باقی ہیں اور ہمیشہ خداوند کے کام کرنے میں مشغول و مصروف رہنے کے لئے چاہئے کہ ہم اپنے دل کی طرف نہ دیکھیں بلکہ اُسی یسوع کی طرف جو کہ آجکل اور پرسوں یکساں ہے +

صرف یسوع کو" اور نہ اپنے ایمان کو۔ کیونکہ شیطان کا سب سے پچھلا فریب یہہ ہے کہ یسوع کی طرف سے ہماری نظر کو ہٹا کر اپنے ایمان کیطرف لگا دے اور اگر ہمارا ایمان کمزور ہو تو ہمکو نا اُمید کر دے یا اگر ہمارا ایمان زور آور ہو تو ہمکو پھسلا دے یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا زور ہمارے ایمان پر نہیں بلکہ ایمان کے وسیلہ مسیح پر ہے۔ ہم ایمان پر خیال کرنے سے طاقتور نہیں ہوسکتے پر صرف یسوع کیطرف دیکھنے سے +

صرف یسوع کو" کیونکہ صرف اُسی سے اور اُسی میں ہے کہ ہم سب کچھ سیکھ سکتے ہیں جو کہ ہماری جانوں کو فایدہ مند ہے۔ مثلاً اپنی پہچان۔ خستہ حالی۔ خوف سے آگاہی اپنے مدد کی جگہہ اور اپنی فتحیابی۔ تب ہم سب چیزوں کو اُنکی اصلی حالت میں دیکھ سکینگے کیونکہ وہ ہمکو سب کچھ ٹھیک موقعہ پر سکھلا دیگا تاکہ ہم میں عجز اور دانائی دلیری اور شکرگذاری ہوشیاری اور دعا پیدا کرے۔ غرضکہ وہ ہمکو سب کچھ سکھاتا ہے جسکی ہمکو ضرورت ہے اور جو کچھ وہ ہمکو نہیں سکھاتا اُسکی ہمکو ضرورت بھی نہیں ہوتی +

(۱۳) صرف یسوع کو دیکھتے رہو" اُس تمام وقت میں

جوکہ اسدنیا میں تمکو ملا ہے۔ ہاں یسوع کو ہی ہمیشہ اور ہر وقت بغیر لحاظ گذشتہ تکالیف کے جوکہ تمکو اچھی طرح یاد نہیں اور آیندہ کے فکر کے جسکی کہ تم کو خبر بھی نہیں ہے "یسوع کو دیکھو"۔ اگر تم نے اسکو آگے کبھی نہیں دیکھا۔ "یسوع کی طرف" پھر دیکھنا شروع کرو اگر تم نے اسکی طرف دیکھنا چھوڑ دیا ہو۔ صرف یسوع کو ہی "دیکھو" ابھی اور ہمیشہ اور زیادہ غور سے اور اُسکی شکل میں دن بدن تبدیل ہوتے جاؤ ایک جلال سے دوسرے جلال تک اور اُسوقت کا انتظار کرو جبکہ وہ تمکو دنیا سے آسمان میں بلا دیگا۔ اور اس فانی جگہہ سے ابدیت میں ہاں اُس مبارک وقت موعود کا جبکہ ہم اُسکی مانند ہونگے کیونکہ اُسکی شکل کو جیسا کہ وہ ہے دیکھینگے +

الراقم

فقیر محمد حنیف از لودیانہ

رپورٹ درباب فصل اور بارش

دہلی۔ بارش بالکل نہیں ہوئی۔ فصل ربیع کی تیاری کر رہے ہیں۔ فصل خریف اوسط درجہ کی ہوئی ہے۔ بخار بدستور چلا جاتا ہے نرخ میں ذرا تبدیلی واقع ہوئی ہے +

حصار۔ فصل خریف کی آمدنی اوسط درجہ کی ہوئی ہے۔ فصل ربیع کی تیاری ہو رہی ہے بارش کی نہایت ضرورت ہے نرخ بدستور چلا جاتا ہے۔ بخار بکثرت +

انبالہ بارش بالکل نہیں ہے۔ فصل خریف کٹ چکی ہے۔ آمدنی کی اوسط درجہ سے زیادہ اُمید ہے۔ بخار کمی پر ہے +

جالندھر بارش بالکل نہیں ہے۔ فصل عمدہ ہے نرخ بدستور۔ بخار بکثرت +

امرتسر بارش بالکل نہیں ہوئی۔ بخار بکثرت۔ نرخ بدستور +

سیالکوٹ فصل عمدہ ہے صحت ترقی پر ہے +

لاہور بارش بالکل نہیں۔ فصل عمدہ ہے۔ بخار پھیلا ہوا ہے۔ چند واردات ہیضہ کی بھی ہوئیں۔ نرخ ارزانی پر ہے +

فیروزپور بارش بالکل نہیں ہے۔ بخار پھیلا ہوا ہے۔ فصل عمدہ ہے۔ نرخ بدستور +

ملتان بارش بالکل نہیں ہوئی فصل ربیع کی تیاری ہو رہی ہے۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور +

راولپنڈی بارش بالکل نہیں ہوئی۔ فصل ربیع کی تیاری ہو رہی ہے۔ ہیضہ موجود ہے ضلع بھر میں بخار پھیلا ہوا ہے۔ نرخ بدستور +

اشتہار عدالت دیوانی

از عدالت مسٹی سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ضلع لودیانہ

نمبر مقدمہ ۱۱

سدھومل و گنگا رام بقال سکنائے لودیانہ بنام بنسی رام ولد الہ داس سکنائے لودیانہ

ناداران مندرجہ ناداری سدھومل و گنگا رام دیگر قرضخواہان

جوکہ مسمیان سدھومل و گنگا رام قوم بقال سکنائے لودیانہ نے درخواست اپنی معہ افراد قرضہ داد نی قرضخواہان خود حسب تفصیل مندرجہ اسکی حسب دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۰ سنہ عدالت ہذا میں پیش کری ہے اس لئے یہہ اشتہار حسب دفعہ ۳۴۷ و ۳۴۹ ایکٹ ۱۰ سنہ میعادی پندرہ یوم برائے آگاہی قرضخواہان مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو نسبت سدھومل و گنگا رام نادار کے دعوی یا کچھ عذر ہووے بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۸۸۱ء کو حاضر ہو کر ثبوت از قرضہ باقی خود ثابت کراوے یا صحیح کراوے +

مرقوم ۳۱ اکتوبر ۱۸۸۱ء

لودیانہ

امسال ہمارا شہر اور تمام ضلع ہر ایک بیماری سے محفوظ رہا۔ اب شہر میں کسی قسم کی بیماری کا زور نہیں ہے جن ایام میں بیماری کا خوف تھا محکمہ صفائی نے بڑی کوشش رکھی کہ کسی جگہہ غلاظت جمع نہ ہونے پاوے +

ہفتہ گذشتہ میں ہم نے لکھا تھا کہ نالی کلاں کے اوپر اگر جنگلہ لگایا جاوے تو بہتر ہوگا چنانچہ ہمنے سنا ہے کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تحصیلدار لودیانہ کو حکم دیا ہے کہ تجویز پیش کرے +

محکمہ منصفی تحصیل جگراؤں میں ایک مثل گم ہو گئی ہے ہر چند اُسکی تلاش کی گئی مگر تا حال دستیاب نہیں ہوئی اسلئے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تین آدمیوں کو جنکی نگرانی میں اسد ہائے رہتی ہیں معطل کیا ہے۔ یہہ سب غفلت کا نتیجہ ہے +

فیروزپور سے ایک پلٹن گوروں کی یہاں آئی اور چار روز تک ٹھہری رہی اور پھر میرٹھ کو چلی گئی۔ کل ایک پلٹن اور آئی ہے۔ جب کوئی پلٹن آتی ہے تو ٹرچون وغیرہ کی دوکانیں معرفت تحصیل پلٹن میں

بھیجی جاتی ہیں۔ تحصیل کے چپراسی شہر میں دھوم مچا دیتے ہیں اور بہت سے دوکانداروں کو کہتے ہیں کہ تم چلو تم چلو۔ آخرکار دو تین دوکانیں جنکی ضرورت ہوتی ہو لیجاتے ہیں معلوم نہیں کہ جب نرخ مقرر شدہ پر ہر چیز فروخت ہوتی ہی اور دام نقد ملتے ہیں تو پھر دوکانداروں کو کیوں عذر ہوتا ہی اور کیوں تحصیل کے چپراسی اسقدر زور کرتے ہیں۔ ہماری دانست میں اگر شہر کے تمام ریوڑی والوں و حلوائیوں و دیگر پیشہ والوں کے نام جنکی ضرورت مشن میں ہوتی ہی انکی فہرست بنائی جاوے اور جب ضرورت ہوا کرے نمبروار ہر ایک کی دوکان کو مشن میں بھیجا جاوے تو اسمیں نہ دوکانداروں کو تکلیف اور عذر ہوگا اور نہ تحصیل کے چپراسی دوڑتے پھرینگے۔ اور اب تو یہہ حال ہی کہ بعض دوکاندار سال بھر میں تین دفعہ جاتے ہیں اور بعض کو چار چار سال بھی نہیں پوچھا جاتا ہی۔ امید ہی کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر توجہ فرماکر جو تجویز فرماوینگے +

اشتہار

ناظرین اخبار نور افشاں کو واضح ہو کہ ہم کتاب مسمی بہ عدم ضرورت قرآن کو جو کہ پادری جے۔ ایل ٹھاکر داس صاحب نے تصنیف کی تھی شایع کرنے کی تجویز کرتے ہیں۔ کتاب مذکور کے ایکسو پچاس صفحہ ہونگے اور قیمت مع محصول فی جلد ۵ر ہوگی بلا محصول ۴ر اسلئے جو صاحبان کتاب مذکورہ بالا خریدنا چاہتے ہیں درخواست ارسال فرماویں۔ فقط +

المشتہر

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

آئینہ قرآن

آئینہ قرآن چھپکر تیار ہوگیا ہی اور بلکہ جن جن صاحبان نے قیمت پیشگی ادا کردی تھی ۲۵۔ اکتوبر کو انکی خدمت میں ارسال بھی کیا اب اطلاع دیجاتی ہی کہ جن جن صاحبان نے درخواستیں بھیجی ہیں قیمت بھیجکر کتاب مذکور طلب فرماویں یہہ کتاب بلا حصول قیمت نہیں بھیجی جاتی ہی +

اشتہار

مشتریان نور افشاں

جب سے ہم نے اخبار نور افشاں جاری کیا ہی بعض بعض صاحبان نے اخبار تو خرید اگر قیمت تاحال ادا نہیں کی۔ اور بعضوں نے چار چار سال کا حساب دبا رکھا۔ تقاضے کے وقت خاموشی اختیار کرتے ہیں اور اخبار کو مال مفت سمجھ کرتے جاتے ہیں اور بعضوں نے دو دو سال کا حساب بیباق نہیں کیا جب طلب کرتے ہیں تو جواب ندارد۔ عدالت چڑھتے اور دو سروں کو چڑھاتے ہوئے ہمکو شرم آتی ہی بلکہ اپنے نادہند صاحبان کا ہم نے اب تک نام اپنے دیگر مہتران نام تک بھی ظاہر نہیں کیا۔ اس سردردی اور نقصان سے چھٹکارا پانے کے لئے اب ہم تجویز مندرجہ بالا پر عمل کرینگے۔ اگرچہ ہمارا خیال ہی کہ شاید کسیقدر خریدار کم ہو جاوینگے مگر تو نقد نہ تیرا ادھار کا معاملہ تو ہو جائیگا۔ مشتریان ذرا دستور العمل مندرجہ ذیل پر ملاحظہ فرماویں +

۱۔ تمام صاحبان جنکے ذمہ بقایا حساب ہی آخیر نومبر ۱۸۸۱ سے پیشتر مرحمت فرماویں۔ ورنہ بلاچاری ہم لینگے تم کو دینا پڑیگا +

۲۔ جو صاحب ۱۸۸۲ کے واسطے اخبار نور افشاں خریدنا چاہیں آخیر دسمبر ۱۸۸۱ تک پیشگی قیمت روانہ فرماویں ورنہ جن جن صاحبان کا حساب آخیر دسمبر ۱۸۸۱ تک صاف ہو جاوے گا اُن کی خدمت میں بلا ادائگی قیمت پیشگی اخبار روانہ نہ ہوگا +

۳۔ جنکے نام یکم جنوری ۱۸۸۲ سے اخبار نہ پہونچے وے یہہ تصور فرماویں کہ ہمارا حساب نبڑ ہوا +

المشتہر

پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ ۱۸۸۱ ۱۱ اکتوبر

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہی قیمت یہہ ہی سالانہ بلا محصول عہ مع محصول عہ ۲ پرچہ کے واسطے مع محصول للعہ ۳ پرچہ کیواسطے مع محصول چہ ۴ پرچہ کے واسطے مع محصول مہ ۵ پرچہ کے واسطے مع محصول ۶ر ۶ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ ۱۲ پرچہ کیواسطے مع محصول للعہ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہی بھیجنی چاہئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا